11. شام رنگین

حفیظ جالندھری

پڑھیے، سوچیے اور جواب دیجیے۔

جھٹپٹے وقت کا ہے سناٹا
ابر چھایا ہوا ہے ہلکا سا
کس تکلف سے چل رہی ہے ہوا
جیسے کوئل کی وادیوں میں صدا
دھیمی دھیمی ہواؤں کا ہے اثر
گھاس کے نرم نرم ریشوں پر
نور ظلمت پر ہو رہا ہے فدا
کیا سلونی ہے جھٹپٹے کی فضا

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ وادی میں کوئل کی صدا سے کس کو تشبیہ دی گئی ہے؟
2۔ گھاس کے نرم نرم ریشوں پر کس کا اثر نظر آ رہا ہے؟
3۔ نور ظلمت پر فدا ہونے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
4۔ اس بند میں شاعر کس وقت کا منظر بیان کر رہا ہے؟

SCERT TELANGANA

مرکزی خیال

برصغیر کے منفرد لب و لہجہ کے شاعر حفیظ جالندھری نے اس نظم میں ڈھلتی شام سے قبل کے مناظر کو بہت ہی خوشنما انداز میں پیش کیا ہے۔

ماخذ

اس نظم کو حفیظ جالندھری کے مجموعہ کلام نغمہ زار سے لیا گیا ہے

طلبا کے لیے ہدایت

- سبق کی تصویر دیکھیے اور اس کے بارے اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

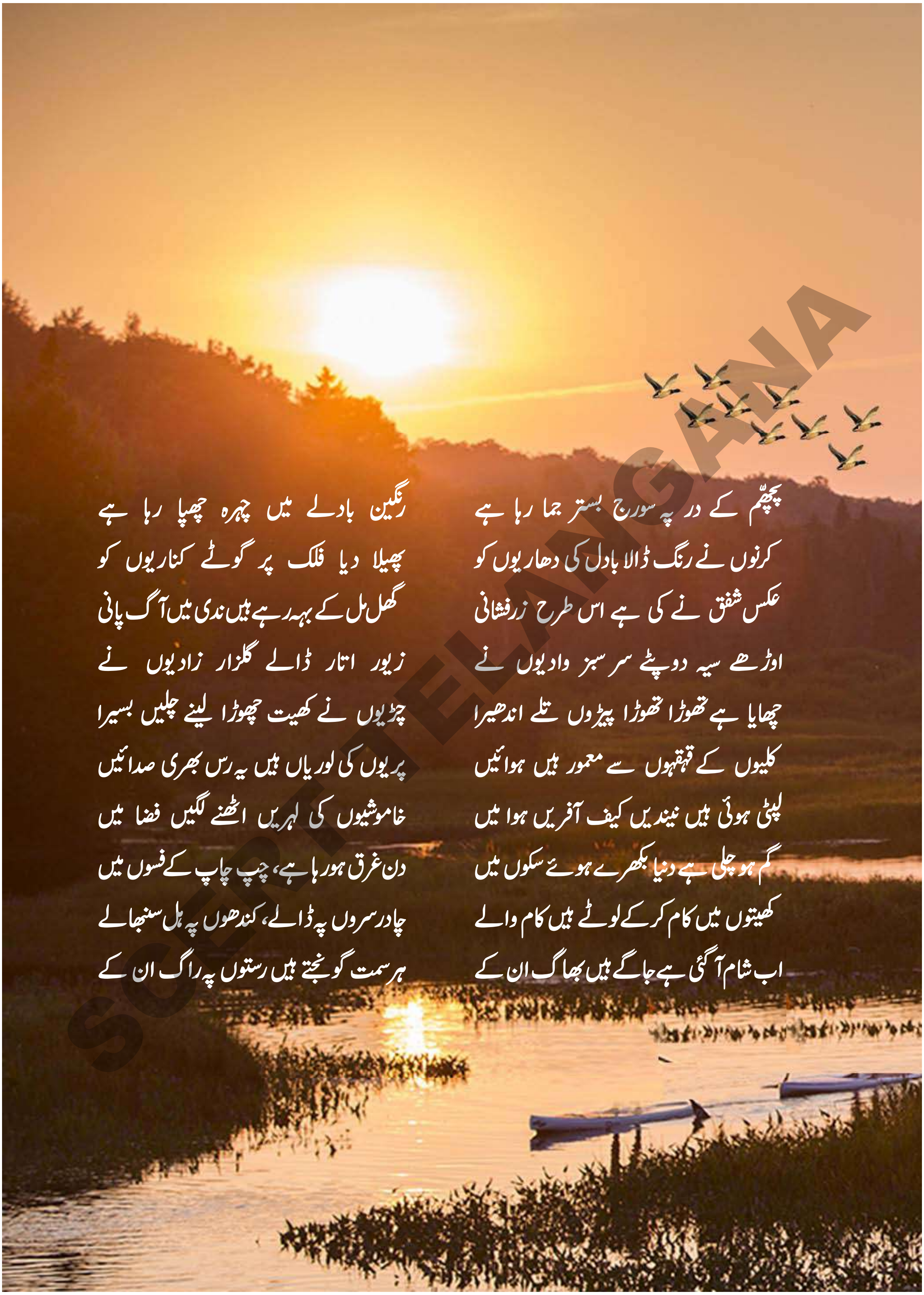

پچھّم کے در پہ سورج بستر جما رہا ہے
رنگین بادلے میں چہرہ چھپا رہا ہے

کرنوں نے رنگ ڈالا بادل کی دھاریوں کو
پھیلا دیا فلک پر گوٹے کناریوں کو

عکس شفق نے کی ہے اس طرح زرفشانی
گھل مل کے بہہ رہے ہیں ندی میں آگ پانی

اوڑھے سیہ دوپٹے سرسبز وادیوں نے
زیور اتار ڈالے گلزار زادیوں نے

چھایا ہے تھوڑا تھوڑا پیڑوں تلے اندھیرا
چڑیوں نے کھیت چھوڑا لینے چلیں بسیرا

کلیوں کے قہقہوں سے معمور ہیں ہوائیں
پریوں کی لوریاں ہیں یہ رس بھری صدائیں

لپٹی ہوئی ہیں نیندیں کیف آفریں ہوا میں
خاموشیوں کی لہریں اٹھنے لگیں فضا میں

گم ہو چلی ہے دنیا بکھرے ہوئے سکوں میں
دن غرق ہو رہا ہے، چپ چاپ کے فسوں میں

کھیتوں میں کام کر کے لوٹے ہیں کام والے
چادر سروں پہ ڈالے، کندھوں پہ ہل سنبھالے

اب شام آگئی ہے جاگے ہیں بھاگ ان کے
ہر سمت گونجتے ہیں رستوں پہ راگ ان کے

SCERT TELANGANA

شاعر کا تعارف

حفیظ جالندھری کا پورا نام حفیظ الدین تھا۔ 1900ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام شمس الدین تھا وہ حافظ قران تھے۔ حفیظ نے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کی۔ وہ ایک فطری شاعر تھے۔ انہوں نے اپنی ریاضت سے شاعری میں کمال پیدا کیا۔ روانی اور ترنم کے علاوہ انکے کلام کی خصوصیت نرم اور شیریں الفاظ کا استعمال بھی ہے۔ ان کا ایک اہم شعری کارنامہ ''شاہ نامہ اسلام'' ہے جس میں انہوں نے اسلام کی منظوم تاریخ قلمبند کی اور اسلام کی عظمت کو پیش کیا ہے۔ شاہ نامہ اسلام کے علاوہ ان کے کلام کے دو مجموعے ''نغمہ زار'' اور ''سوز و ساز'' شائع ہوئے۔ حفیظ کا انتقال 1983ء میں ہوا۔

خلاصہ

اس نظم میں حفیظ جالندھری نے غروب آفتاب کا منظر پیش کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ سورج شام کے اندھیرے میں اب اپنے آپ کو چھپا رہا ہے۔ ہر طرف شفق کی لالی بکھری ہوئی ہے۔ جسکی وجہ سے ایسے لگ رہا ہے کہ ندی میں آگ اور پانی گھل مل کے بہہ رہے ہوں۔

شاعر نے شام کے دھند لکے کو سیاہ دوپٹے سے تشبیہ دی ہے۔ اور کہتا ہے کہ سر سبز وادیاں اندھیرا چھا جانے سے ایسا منظر پیش کر رہی ہیں گویا انہوں نے سیاہ دوپٹے اوڑھ لیے ہیں۔ چڑیاں کھیت کھلیانوں کو چھوڑ کر اپنے اپنے گھونسلوں کی جانب لوٹ رہی ہیں۔ کلیاں فضاؤں میں خوشبو بکھیر رہی ہیں۔ اور ان کی سرسراہٹ پریوں کی لوریوں کی مانند معلوم ہو رہی ہے۔ کیف آفریں ہوائیں نیند کی طرف مائل کر رہی ہیں۔ کھیتوں میں کام کرنے والے کسان اپنے کاندھوں پر ہل رکھے خوشی کے گیت گاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔

اردو شاعری کا ایک موضوع منظر نگاری اور منظر کشی بھی ہے۔ جو کہ فطرت نگاری کا ایک جز ہے۔ مشرقی شعریات میں فطرت کا ایک مخصوص تصور یہ ہے کہ یہ انسان کے تابع ہے اور انسان کے آرام و آسائش کا حصہ ہے۔ شاعر نے شام کو رنگین اسی لیے قرار دیا ہے کہ یہ اہل مشقت کے لیے کیف آفریں سکوں اور نیند کا سبب ہیں۔

یہ کیجئے

I۔ سمجھنا۔ ردعمل کا اظہار کرنا

A۔ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1۔ کسانوں اور کاشت کاروں کے ساتھ ملک کی خوش حالی جڑی ہوتی ہے' وضاحت کیجیے۔

2۔ شفق کے منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

B۔ پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔

(الف) حسبِ ذیل عبارتوں کا تعلق کن اشعار سے ہے نشاندہی کیجیے اور لکھیے

1۔ ہر طرف شفق کی لالی بکھری ہوئی ہے جس کی وجہ سے ایسا لگ رہا ہے کہ ندی میں آگ اور پانی گھل مل کر بہہ رہے ہیں۔

2۔ درختوں کے نیچے اندھیرا چھانے لگا ہے اور چڑیاں اپنے گھونسلوں کی جانب لوٹ رہی ہیں۔

3۔ ہوائیں غنچوں کی شگفتگی سے بھری ہوئی ہیں۔ ہوا کی سرسراہٹیں پریوں کے گیتوں کی مانند لگ رہی ہیں۔

(ب) ذیل کے اشعار پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

وہ دیکھو اٹھی کالی کالی گھٹا ہے چاروں طرف چھانے والی گھٹا
گھٹا کے جو آنے کی آہٹ ہوئی ہوا میں بھی ایک سنسناہٹ ہوئی
گھٹا آن کر مینہ جو برسا گئی تو بے جان مٹی میں جان آ گئی
زمین سبزے سے لہلہانے لگی کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی
جڑی بوٹیاں پیڑ آئے نکل عجب بیل بوٹے عجب پھول پھل
جہاں کل تھا میدان چٹیل پڑا وہاں آج ہے گھاس کا بن کھڑا
ہزاروں پھدکنے لگے جانور نکل آئے گویا کہ مٹی کے پر

1۔ ہوا میں سنسناہٹ کی وجہ کیا ہے؟

2۔ بے جان مٹی میں جان آنے کا کیا مطلب ہے؟

3۔ زمین کے لہلہانے اور کسانوں کی محنت ٹھکانے لگنے میں کیا تعلق ہے؟

4۔ جانوروں کے پھدکنے سے کیسا معلوم ہوتا ہے؟

5۔ بارش کی وجہ سے چٹیل میدان کا حال کیا ہوا؟

(ج) ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ حفیظ جالندھری کے کلام کی خصوصیات بیان کیجیے۔

2۔ ''شاہ نامہ اسلام'' کیا ہے؟

3۔ رس بھری صدائیں کیسی لگتی ہیں؟

4۔ ہوائیں کس چیز سے معمور ہیں؟

5۔ سرسبز وادیوں کے سیاہ دوپٹے اوڑھنے کا کیا مطلب ہے؟

6۔ کھیتوں سے کام والے کیسے لوٹ رہے ہیں؟

SCERT TELANGANA

II۔اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1۔ پچھّم کے در پہ سورج بستر جمانے کا کیا مطلب ہے؟

2۔ شام ہونے پر کام والوں کے بھاگ کیوں جاگتے ہیں؟

3۔ ندی میں آگ پانی کے گھل مل کے بہنے سے کیا مراد ہے؟

4۔ دن کے غرق ہونے سے کیا مراد ہے؟

5۔ گلزار زادیوں کا زیور اتارنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔

1۔ غروب آفتاب کا منظر اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2۔ ان اشعار کا مطلب بیان کیجیے۔

گم ہو چلی ہے دنیا بکھرے ہوئے سکوں میں
دن غرق ہو رہا ہے چپ چاپ کے فسوں میں
کرنوں نے رنگ ڈالا بادل کے دھاریوں کو
پھیلا دیا فلک پر گوٹے کناریوں کو

(ج) تخلیقی انداز میں لکھیے۔

اس مصرعے کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید ہم وزن مصرعے جوڑ یئے۔

مصرعہ : پچھّم کے در پہ سورج بستر جما رہا ہے

مثال : مشرق سے دیکھو سورج کیسے نکل رہا ہے

مصرعے : --------------------

یا

غروب آفتاب کے منظر کی تصویر بنائیے

(د) توصیفی انداز میں لکھیے۔

1. آپ کے علاقے میں (شہر ہو یا گاؤں) شام کے وقت کے مناظر کو دیکھتے ہوئے قدرت کی صناعی کی تعریف کرتے ہوئے اپنے دوست کو خط لکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

لفظیات

نوٹ: ذیل کے جملوں میں بعض الفاظ اور انکے اضداد استعمال ہوئے ہیں۔ ان کی نشاندہی کیجیے۔ اور ان الفاظ سے متعلق مصرعے نظم سے تلاش کر کے لکھیے۔

1۔ اچھی بارش سے بنجر زمینات بھی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہیں۔

مصرعہ ---------------------------------

2۔ کسی میدان میں کھڑے ہو کر دیکھیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ فلک کے کنارے زمین سے مل رہے ہیں۔

مصرعہ ---------------------------------

3۔ ہوم ورک کرنے کے بعد نجمہ بکھری ہوئی کتابوں کو سمیٹ کر رکھ رہی ہے۔

مصرعہ ---------------------------------

4۔ سورج پورب سے طلوع ہوتا ہے اور پچھّم میں غروب ہوتا ہے۔

مصرعہ ---------------------------------

5۔ سیاہ دوپٹے کو خوبصورت اور دلکش بنانے کے لئے سلمیٰ اس پر سفید گوٹے ٹانک رہی ہے۔

مصرعہ ---------------------------------

قواعد

اس شعر پر غور کیجیے۔

آنکھیں دکھلاتی ہیں تماشہ　　ارباب غرض کو پتلیوں کا

اس شعر میں لفظ پتلی کے دو معنی لیے جاسکتے ہیں۔ ایک پتلی بمعنی آنکھ کی پتلی، دوسرا پتلی بمعنی گڑیا

جب کلام میں ایسے لفظ استعمال کیا جائے جسکے دونوں معنی مراد لیے جاسکتے ہیں۔ صنعت ایہام کہلاتا ہے۔

مشق :- اس شعر میں صنعت ایہام کی نشاندہی کیجیے

میکش کو ہوس ایاغ کی ہے　　پروانے کو لو چراغ کی ہے

منصوبہ کام

1. مناظر فطرت پر شاعری کرنے والے دیگر شعرا کی شام رنگین جیسی کچھ نظموں کو ان کی کتابوں سے حاصل کیجئے اور دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔

SCERT TELANGANA